

جناب نصیر خان *

اُم المومنین حضرت عائشہؓ کا داعیانہ مزاج

کوئی بھی معاشرہ بنیادی طور دو اکائیوں مرد اور عورت سے تشکیل پاتا ہے۔ معاشرے کی تمام برائیوں یا اچھائیوں کا سبب بھی یہی دو صنف ہوتے ہیں۔ اور ان سے متاثر بھی۔ گویا معاشرے کی بگاڑ اور تعمیر میں دونوں صنف برابر کے شریک ہوتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ جب اس دنیا میں مبعوث ہوئے تو معاشرہ اعتقادی اور عملی دونوں قسم کی خرابیوں میں مبتلا تھا۔ ہمہ گیر معاشرتی انقلاب کے لئے ایک بھرپور تحریک کی ضرورت تھی جس میں مرد و عورت دونوں کا برابر کردار ہو۔ آپ نے اس مشن کے لئے جس ٹیم کی تربیت کی وہ صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ پر مشتمل تھی۔

صحابیات کا نمایاں ترین دستہ خود آپ ﷺ کی ازواج مطہرات پر مشتمل تھا۔ جنہوں نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے فیض تربیت پایا اور معرکہ ق و باطل میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ازواج مطہرات میں حضرت عائشہؓ کا کردار قائدانہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی رفاقت کا عرصہ ایک حضرت سودہؓ کو چھوڑ کر سب ازواج سے زیادہ تھا۔ اور حضرت سودہؓ کی باری بھی آپ کو حاصل تھی۔ اس وقت آپ نو عمر تھیں جس میں طبعاً ذہانت و فطانت اور استفادہ کا ملکہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے آپ نے صحبت نبوی سے بھرپور فکری اور عملی تربیت حاصل کی۔ اور مرتے دم تک رسول اللہ ﷺ کے مشن کے لئے کام کرتی رہیں۔ آپ کی زندگی تو ہر لحاظ سے مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ لیکن اس میں دعوتی مساعی کا ایک نمایاں مقام ہے جس کی تفہیم سے بھرپور عملی تحریک حاصل کی جاسکتی ہے۔ ذیل میں اس کی ایک مختصر جھلک پیش کی جاتی ہے۔

اصلاح و تربیت کی کوششیں:

اصلاحی جدوجہد کا ایک پہلو افراد کی تعلیم و تربیت ہے۔ حضرت عائشہؓ اس اہم کام کے لئے ہمہ وقت چوک رہتی تھیں۔ جب بھی کوئی غلط کام دیکھتی تو فوراً نوک دیتیں۔ اور قرآن و سنت سے اس کی تردید میں دلیل دیتیں جو دعوت کا ایک کامیاب اسلوب ہے۔

ایک دن حضرت عائشہؓ حضرت صفیہؓ ام طلحہ کے پاس آئیں اور دیکھا کہ ان کی بیٹیاں بغیر چادر کے نماز پڑھ رہی ہیں حالانکہ وہ بالغ ہو چکی تھیں تو فرمایا:

لا تصلین جاریۃ منہن الا فی خمار ان رسول اللہ ﷺ داخل علی وکانت فی حجری جاریۃ فألقى علی حقوہ فقال شقیۃ بین ہذہ و بین الفتاہ فی حجر أم سلمۃ فانی لا أراها الا قد حاضت أو لا أراها الا حاضتا (۱)

ان میں سے کوئی بغیر چادر کے نماز نہ پڑھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ میرے حجرے میں تشریف لائے میرے پاس ایک لڑکی تھی (اور اسکے سر پر چادر نہیں تھی) آپ ﷺ نے مجھے اپنی لنگی دی اور کہا کہ اس کو پھاڑ کر دو کٹڑے کر کے ایک ٹکڑا اس کو اور ایک ام سلمہؓ کی گود میں جوڑ لی ہے اس کو دے دو کیونکہ میرے خیال میں وہ بالغ ہو چکی ہیں۔

حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ ان کی اپنے قبیلے والوں کے ساتھ زمین کے بارے میں لڑائی ہو گئی۔ جب وہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے تو آپؓ نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

یا أبا سلمۃ! اجتنب الأرض فإن رسول اللہ ﷺ قال من ظلم قید شبر من الأرض طوقه يوم القيامة من سبع أرضین (۲)

ابوسلمہؓ! زمین سے بچو بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے ایک باشت بھر زمین ظلم سے حاصل کی۔ قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اس کے برابر اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالی جائے گی۔

ایک دفعہ آپؓ کی بھتیجی حفصہ بنت عبد الرحمنؓ آپؓ کے پاس آئی۔ اس نے باریک اوڑھنی پہن رکھی تھی جس سے اس کا جسم جھلک رہا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے اس سے وہ اوڑھنی لے کر پھاڑ ڈالی اور تذکیر بالقرآن کرتے ہوئے فرمایا:

”کیا تم نے سورہ نور میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام نہیں پڑھے ہیں؟ پھر اس کو ایک موٹی اوڑھنی مٹکوا کر دے دی۔“ (۳)

ایک مرتبہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے ایک عورت کو دیکھا کہ چادر میں صلیب لگایا ہے تو فوراً منع کرتے ہوئے فرمایا:

إنزعی هذا من ثوبک فإن رسول اللہ ﷺ إذا راه فی ثوب قضیبہ (۴)

اپنے کپڑوں سے اس کو اتار دو۔ رسول اللہ ﷺ جب اس قسم کی چیزیں کپڑوں میں دیکھتے تو توڑ دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک عورت ایک لڑکی کو ساتھ لئے حضرت عائشہؓ کے پاس آنے لگی وہ لڑکی جھانجن پہنے ہوئے تھی۔ جن سے آواز آرہی تھی۔ حضرت عائشہؓ نے دیکھا تو فرمایا: جب تک اسکے جھانجن کاٹ نہ دیئے جائیں میرے پاس اسے ہرگز نہ لانا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (۵)

ایک بار حضرت عبدالرحمنؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے میں چھبے ہوئے تھے تو فوراً تنبیہ فرمائی اور حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا: یا عبد الرحمن! أسیغ الوضوء فانی سمعت رسول اللہ ﷺ

يقول ويل للعقاب من النار (۷)

اے عبدالرحمن! کامل طریقے پر وضو کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ گٹھوں کے لئے آگ ہے۔ (اگر وہ وضو میں خشک رہ جائے)

حضرت عائشہؓ کے مکان میں ایک کرایہ دار ہوتا تھا اس کی نسبت معلوم ہوا کہ وہ نر دکھیلتا ہے سخت برا فروختہ ہوئیں اور کہلا بھیجا کہ نزدیکی گوٹیوں کو میرے گھر کے باہر نہ پھینک دو گے تو میں تمہیں اپنے گھر سے نکلا دوں گی۔ (۷)

ایک مرتبہ کچھ عورتیں حاضر خدمت ہوئیں تو آپؐ نے ان کو ہدایت کی مجھے مردوں کو ٹوکتے ہوئے شرم آتی ہے اس لئے اپنے شوہروں کو آگاہ کرو کہ پانی سے طہارت حاصل کیا کریں کیونکہ یہی مسنون طریقہ ہے۔ (۸)

جب حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت کے آخر میں فتنوں نے سر اٹھایا تو حضرت عائشہؓ اصلاح احوال کے لئے سرگرم ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک، نعلین اور کپڑے لوگوں کو نکال کر دکھائے اور کہا:

ما أسرع ما نركتم سنة نبيكم (۹) تم لوگوں نے کتنا جلد اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا!

حاکم وقت کو نصیحت:

حکام کے سامنے سیدھی اور دونوک بات کہنے کے لئے بہت بڑی جرأت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن یہ کام جتنا مشکل ہے اتنا ہی زیادہ باعث اجر و فضیلت ہے۔ حضرت عائشہؓ کو صحبت نبویؐ کی وجہ سے یہ فضیلت بھی بدرجہ کمال حاصل تھی۔ ایک دفعہ حضرت امیر معاویہؓ نے ان سے درخواست کی آپؐ ان کو ایک مختصر اور نصیحت آموز خط لکھے تو حضرت عائشہؓ نے ان کو یہ خط لکھا:

سلام عليك اما بعد فاني سمعت من رسول الله ﷺ يقول من التمس رضا الله بسخط الناس كفاه الله موبة الناس ومن التمس رضا الناس بسخط الله وكله الله الى الناس والسلام عليك (۱۰)

السلام عليكم! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کی ناراضگی مول لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی تکالیف سے بتانے کے لئے کافی ہو جائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو رضا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ان کے سپرد کر دے گا۔

ایک حاکم وقت کیلئے اس خط میں اختصار کے ساتھ جامعیت، موزونیت اور جرأت مثالی ہے۔

حضرت معاویہؓ کو ایک دوسرے خط میں آپؐ نے لکھا:

اما بعد فان العبد اذا عمل بمعصية الله عز وجل عان حامده من الناس ذامه (۱۱)

جو بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے اعمال کرے گا وہ اس کی تعریف کرنے والوں کو اس کی مذمت کرنے والا بنے گا۔

جب زیاد نے حضرت معاویہؓ کو لکھا کہ حضرت حجر بن عدی نے بغاوت کردی (کیونکہ وہ امراء کے ظلم و ستم پر نکیر فرماتے تھے) اور ان کو حضرت معاویہؓ کی خدمت میں حاضر کیا تو حضرت معاویہؓ نے ان کو قتل کرایا۔ جب حضرت عائشہؓ حضرت معاویہؓ سے ملی تو ان کو اللہ تعالیٰ سے ڈراتے ہوئے فرمایا:

أما إتييت الله يا معاوية في حجر بن عدى وأصحابه (۱۲)

اے معاویہ! کیا تمہیں حجر بن عدیؓ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ڈر نہیں ہے۔

ماحصل: یہ تو چند واقعات ہیں ورنہ حضرت عائشہؓ کی سیرت تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی برائی کے ساتھ بھی آپ کا رواداری کا نہیں تھا بلکہ اس کو بڑے اکھاڑ پھینکا آپ اپنا فرض اولین سمجھتی تھیں۔ ضرورت اس امر کی ہے ہم بھی روشنی کے اس مینار سے اپنی زندگی کو روشن کریں۔

﴿ حوالہ جات ﴾

- ۱۔ مسند امام محمد بیروت دار احیاء التراث ۱۹۹۳ء ج ۲۴/۲۵
- سنن ابوداؤد ریاض مکتبہ دار الاسلام ۱۹۹۹ء ج ۶۴۲
- ۲۔ صحیح مسلم ریاض مکتبہ دار الاسلام ۱۹۹۹ء ج ۱۶۱۲
- صحیح بخاری ریاض مکتبہ دار الاسلام ۱۹۹۹ء ج ۲۳۵۳، مسند ۲۵۶۹۲
- ۳۔ ابن سعد الطبقات الکبریٰ بیروت دار احیاء التراث العربی ۱۹۹۳ء ج ۸ ص ۲۷۹
- مالک الامام: الموطاء کراچی قدیمی کتب خانہ کتاب الجامع باب ما یکرہ للنساء لیس من الغیاب
- (۴) مسند احمد: ۲۵۳۵۳ (۵) سنن ابوداؤد: ۲۲۳۱
- (۶) مسند احمد: ۲۵۶۸۴ (۷) بخاری اسماعیل بن محمد الامام الادب المفرد کراچی نفیس اکیڈمی ۱۹۸۳ء ص ۳۵۴
- (۸) مسند احمد: ۲۳۳۶۹ (۹) بلاذری: انساب الاشراف، فلسطین یونیورسٹی آف یروشلم ۱۹۳۶ء ج ۵ ص ۸۸
- (۱۰) سنن ترمذی ریاض مکتبہ دار السلام ۱۹۹۹ء ج ۲۴/۲۵
- (۱۱) ابن الجوزی صفۃ الصغوة جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن ۱۳۵۵ھ ج ۲ ص ۱۵
- ب۔ النائی ابن عبد ربہ احمد بن محمد (م ۵۳۸ھ): العقد الفرید بیروت دار الکتب العلمیہ الطبعة الاولى ج ۱ ص ۵۶
- (۱۲) المسهل فی: عبدالرحمن بن عبداللہ الحنفی بیروت دار الکتب العلمیہ الطبعة الاولى ۱۹۷۷ء ج ۳ ص ۳۶۶